صریرخامہ
SAREER A KHAMA
TAFHEEM RESEARCH CENTRE
Category Y
ISSN Online: 3005-947X
ISSN Print: 3005-9461
Vol: 04, Issue 02 (April-June 2025)

پیتل کا بطور زیور استعمال

(اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ایک تحقیقی مطالعہ)

The Use of Brass as Jewelry: A Research Study in the Light of Islamic Teachings

Dr. Muhammad Shafeeq
Assistant Professor, HoD, Department of Islamic Studies Green International University Lahore.
muhammad.shafeeq@giu.edu.pk

Muhammad Abu Bakar
Lecturer, PhD Scholar, The University of Lahore.
Muhammad.abubakar@ee.uol.edu.pk

ABSTRACT:

Brass Arabic "al-ṣufr", Urdu "petal" is a yellow-colored alloy composed primarily of copper and zinc. It has been in human use since ancient times due to its strength, durability, and versatility, serving as material for various household, industrial, and ornamental objects. Historical records and Hadith evidence indicate that brass utensils and implements were used during the era of the Prophet Muhammad ﷺ, affirming its utility and permissibility for general use. However, regarding the use of brass as jewelry, Islamic jurists "fuqahā"ʾ differ in opinion. The majority of scholars from the four major Sunni schools—Ḥanafī, Mālikī, Ḥanbalī, and most Shāfiʿī jurists—consider wearing brass ornaments to be impermissible "ḥarām", for both men and women. Their stance is based on Prophetic traditions discouraging adornment with metals such as iron, brass, and copper, which were described as resembling the ornaments of the people of Hell.In contrast, some Shāfiʿī scholars, including Imām al-Nawawī, permit wearing rings made of metals like iron, reasoning from Hadiths that mention the Prophet ﷺ allowing or wearing such rings himself. Consequently, they infer that brass jewelry may also be permissible, particularly when not used for ostentation or imitation of prohibited forms of adornment. In conclusion, while brass remains a valuable and widely used metal for practical and industrial purposes, the predominant legal opinion among Muslim jurists holds that wearing brass jewelry is impermissible, though a minority allows it based on interpretive leniency within certain Shāfiʿī positions.

KEYWORDS: *Brass, Ḥanafī, Shāfiʿī, Ḥanbalī, Metal ornaments, Hadith Permissibility, Adornment in Islam*

پیتل:۔

پیتل زرد رنگ کی ایک مرکب دھات جو تانبا اور جست کو ملا کر بنائی جاتی ہے جسے انگریزی میں "Brass"، عربی میں "الصفر" اور اردو میں "پیتل" کہا جاتا ہے۔ پیتل انسانی زندگی کے لیے ایک نفع بخش مرکب ہے جو زمانہ قدیم سے آج تک انسان کے زیر استعمال چلا آرہا ہے جس سے ہمارے استعمال کی متعدد اشیاء بنائی جاتی ہیں البتہ کچھ عرصہ پہلے تک پیتل کے برتنوں کا عام رواج تھا لیکن اب ان کے استعمال میں کمی واقع ہوگئی ہے اور پیتل کے برتنوں کی جگہ سلور سٹیل، پلاسٹک اور شیشے کے برتنوں کا عام استعمال ہونے لگا ہے۔

ضرورت واہمیت:۔

پیتل کی ضرورت واہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کی نفاست اور مضبوطی کے باعث زمانہ قدیم سے لیکر رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارکہ تک ہر دور، ہر زمانہ اور ہر علاقہ کے لوگوں میں اس کی بنی اشیاء استعمال ہوتی رہیں ہیں، پھر رسول اللہ ﷺ کا زمانہ شروع ہوا تو آپ ﷺ نے تعامل الناس کے اس تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے پیتل کی بنی اشیاء کا استعمال فرما کر اس کی ضرورت واہمیت اور افادیت کو سند جواز عطا فرمادی۔ جیسا کہ صحابی رسول حضرت عبداللہ بن زید بیان کرتے ہیں:

أتانا رسول الله فأخرجنا له ماء في تور من صفر، فتوضأبه۔[1]

رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے آپ ﷺ کے لیے پیتل کے برتن سے پانی نکالا جس سے آپ ﷺ نے وضو فرمایا۔

الطبقات الکبری میں ہے:

عن ابی النضر قال ذکر لی انہ کان لرسول اللہ ﷺ مغتسل من صفر۔[2]

ابو النضر سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مجھے بیان کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ پیتل کے برتن میں غسل فرمایا کرتے تھے۔

امام الطبرانی المعجم الکبیر میں بیان کرتے ہیں:۔

---

[1]۔ القزويني (م273ھ) محمد بن يزيد، ابن ماجة، أبو عبد الله، سنن ابن ماجه، دار إحياء الكتب العربية /حديث:471۔

[2]۔ ابن سعد (م230ھ) محمد بن سعد بن منيع، ابو عبد الله، الهاشمی، الطبقات الکبری، بیروت، دار الکتب العلمیه/حدیث:1:376۔

ان زینب بنت جحش کانت تغسل راس رسول اللہ ﷺ فی مخضب من صفر۔[3]

حضرت زینب بنت جحش نبی کریم ﷺ کے سر کو پیتل کے لگن میں دھویا کرتی تھیں۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں:

جاء رجل إلى النبی ﷺ وعلیہ خاتم من حدید، فقال ما لی أری علیک حلیۃ أهل النار ثم جاءه وعلیہ خاتم من صفر، فقال ما لی أجد منک ریح الأصنام ثم أتاه وعلیہ خاتم من ذهب، فقال ارم عنک حلیۃ أهل الجنۃ قال من أی شیء أتخذه قال من ورق ولا تتمه مثقالا.[4]

ایک آدمی لوہے کی انگوٹھی پہن کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ ﷺ نے فرمایا مجھے کیا ہو گیا کہ میں تم پر جہنمیوں کا زیور دیکھ رہا ہوں پھر وہ پیتل کی انگوٹھی پہنے حاضر خدمت ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں تجھ سے بتوں کی بو پاتا ہوں پھر وہ سونے کی انگوٹھی پہنے حاضر خدمت ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا میں تجھ پر جنتیوں کا زیور دیکھ رہا ہوں تو اس نے کہا کہ میں کونسا زیور پہنوں تو آپ ﷺ نے فرمایا چاندی کی ایک مثقال سے کم انگوٹھی پہنو۔

امام النسائی نے سنن الکبری میں بروایت حضرت ابو سعید خدری نے بیان کیا کہ ایک آدمی بحرین سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کیا میں کس چیز کی انگوٹھی پہنوں "**قال حلقۃ من حدید أو ورق أو صفر**" یعنی آپ ﷺ نے فرمایا لوہے، چاندی یا پیتل کی انگوٹھی پہنو۔[5]

مذکورہ بالا احادیث اس بات پر شاھد ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پیتل کی بنی اشیاء استعمال فرمایا کرتے تھے۔

اسی طرح عصر حاضر میں بھی پیتل سے بنی متعدد اشیاء مثلا برتن، گلدان، باؤلز، دیگیں، ٹب، حمام، مجسمے، زیورات، زیورات، ڈیکوریشن پیس، سکے، سینٹری کا سامان، مثلا نلکہ، ٹوٹی، چولہا، وال، پانی کے پائپ اور دروازوں کے تالے، مٹھیاں اور گاڑیوں کے گیرز، بیرنگ، سپرنگز، نٹ، بولٹس وغیرہ دوسری دھاتوں کے مقابلے میں پیتل کی زیادہ مقبول اور پسند کی جاتی ہیں۔

اسی طرح عصر حاضر میں جدید الیکٹرونکس کی چیزیں مثلا کمپیوٹر، موبائل وغیرہ، اور میوزیکل آلات، گاڑیوں کے ہارنز، گھنٹیاں وغیرہ اور جنگی سازوسامان مثلا بندوقیں، بلٹ پروف جیکٹس اور لکھنے کے آلات مثلا قلم، پین، پنسل

3۔ الطبرانی (م360ھ)، سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر، المعجم الکبیر، القاهره، مکتبۃ ابن تیمیہ/حدیث: 561۔

4۔ أبو عیسى (م279ھ) محمد بن عیسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، الجامع الكبير المعروف سنن الترمذی، بیروت، دار الغرب الإسلامي/حدیث: 1785۔

5۔ النسائی (م303ھ) احمد بن شعیب بن علي، ابو عبد الرحمن، الخراسانی، السنن الکبری، بیروت، الدار الکتب العلمیہ/حدیث: 9532۔

وغیرہ میں استعمال ہونے والے پرزجات میں بھی پیتل کا استعمال کیا جاتا ہے جو اس کی ضرورت واہمیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

پیتل کا بطور زیور استعمال:۔

کتب تاریخ اس پر شاھد ہیں کہ ہر زمانہ اور ہر علاقہ کے لوگ پیتل کے بنے زیورات کا استعمال کرتے چلے آرہے ہیں لیکنمذاہب عالم میں اسلام دنیا کا واحد مذہب ہے جس نے زیب وزینت اور تزئین وآرائش کو مطلق طور پر آزاد نہیں چھوڑابلکہ اس حوالہ سے مرد وعورت کے لیے الگ،الگ احکام وشرائط اور حدود وقیود بیان فرمائی ہیں تاکہ اللہ تبارک وتعالی نے جس چیز کو جس مقصد کے لیے پیدا فرمایا ہے وہ چیز اسی مقصد میں استعمال ہو۔

پیتل کا زیور پہننے کے بارے میں جمہور فقہائے اسلام یعنی احناف،مالکیہ،حنابلہ اور اکثر شوافع کا نقطہ نظر یہ ہے مرد و عورت کے لیے پیتل کا زیور پہننا مطلقاناجائز و حرام ہے۔مثلا انگوٹھی ، گلے کا لاکٹ ، کنگن ، کڑا، چھلا ، گانی ، پازیب،بالی،بریسلٹ،ہاروغیرہ۔کیونکہ نبی کریم ﷺ نے مردوں کو چاندی کی سواچارماشہ کی انگوٹھی کے علاوہ ہر قسم کی دھات کا زیور پہننے سے منع فرمایا ہے اور عورت کو سونے وچاندی کے علاوہ ہر قسم کی دھات کا زیور پہننا جمہور فقہاء کے نزدیک مکروہ ہے البتہ فقہائے اسلام میں سے بعض شوافع کا نقطہ نظر یہ ہے کہ مرد وعورت کے لیے سونے وچاندی کے علاوہ دیگر دھاتوں کی انگوٹھی بطور زیور پہننا جائز ہے۔

پیتل کا زیور پہننے کے عدم جواز پر جمہور فقہاء کے دلائل:۔

پیتل کا زیور پہننے کے بارے میں جمہور فقہائے اسلام احناف،مالکیہ،حنابلہ اور اکثر شوافع کا موقف یہ ہے کہ مرد وعورت کے لیے پیتل کا زیور پہننا مطلقاناجائز وحرام ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے،اور جس چیز کے پہننے سے نبی کریم ﷺ منع فرمادیں اُسکا پہننا جائز نہیں رہتا۔جمہور فقہائے اسلام کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔

الجوہرۃ النیرۃ میں ہے:

التختم بالحدید والصفر والنحاس والرصاص مکروہ للرجل والنساء۔[6]

لوہے،پیتل،تانبے اور سیسہ کی انگوٹھی پہننا مرد وعورت کے لیے مکروہ ہے۔

فتاوی شامی میں ہے:

أن رجلا جاء إلى النبی ﷺ وعلیه خاتم من شبه فقال له: مالي أجد منك ريح الأصنام فطرحه۔۔۔۔۔فعلم أن التختم بالذهب والحدید والصفر حرام۔[7]

6۔ الحدادي(م800ھ)أبو بکر بن علي بن محمد العبادي،الزَّبِيدِيّ،اليمني الحنفي،الجوهرة النيرة،المطبعة الخيرية/282:2۔

ایک آدمی تانبے کی انگوٹھی پہن کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے کہ میں تم سے بتوں کی بو محسوس کر رہا ہوں۔ پس معلوم ہوا کہ سونے، لوہے اور پیتل کی انگوٹھی پہننا حرام ہے۔

الفروع و تصحیح الفروع میں ہے:

یکرہ للرجل و المراۃ خاتم حدید و صفر و نحاس و رصاص نص علیہ فی روایۃ جماعۃ۔[8]

مرد و عورت کے لیے لوہے، پیتل، تانبے اور سیسے کی انگوٹھی پہننا مکروہ ہے کیونکہ اس پر نص وارد ہوئی ہے جسے ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

منصور بن یونس الحنبلی لکھتے ہیں:

یکرہ تختمھما ای الرجل و المراۃ بحدید و صفر و نحاس و رصاص نصا۔[9]

یعنی مرد و عورت کے لیے لوہے، پیتل اور سیسہ کی انگوٹھی پہننا مکروہ ہے۔

کتاب الفروع میں ہے:

یکرہ للرجل و المراۃ خاتم حدید و صفر و نحاس و رصاص نص علیہ فی روایۃ جماعۃ و نقل مھنا اکرہ خاتم الحدید لانہ حلیۃ اھل النار ونقل ابو طالب کان النبی ﷺ خاتم حدید علیہ فضۃ فرمی بہ فلا یصلی فی الحدید و الصفر۔[10]

مرد و عورت کے لیے لوہے، پیتل، تانبا اور سیسہ کی انگوٹھی پہننا مکروہ ہے، ایک جماعت نے اس پر نص فرمائی ہے، اور مھنا نے نقل کیا کہ میں لوہے کو پہننا مکروہ سمجھتا ہوں کیونکہ یہ جہنمیوں کا زیور ہے، اور ابو طالب نے نقل کیا نبی کریم ﷺ کی لوہے کی ایک انگوٹھی تھی جس پر چاندی کا پانی چڑھا ہوا تھا پھر آپ ﷺ نے اسے پھینک دیا اور آپ ﷺ لوہا اور پیتل پہن کر نماز نہیں پڑھتے تھے

کشاف القناع میں ہے:

7۔ ابن عابدین (م1252ھ) محمد أمین بن عمر بن عبد العزیز الدمشقی، رد المحتار، بیروت، دار الفکر/6:359۔

8۔ الرامینی (م763ھ) محمد بن مفلح بن محمد بن مفرج، أبو عبد اللہ، الفروع و معہ تصحیح الفروع، مؤسسۃ الرسالۃ/4:164۔

9۔ البھوتی (م1051ھ) منصور بن یونس بن صلاح الدین، دقائق اولی النھی لشرح المنتھی، عالم الکتب/1:434۔

10۔ الرامینی (م763ھ) محمد بن مفلح بن محمد بن مفرج، أبو عبد اللہ، الفروع و معہ تصحیح الفروع، مؤسسۃ الرسالۃ /4:164۔

يُكْرَهُ لِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ خَاتَمُ حَدِيدٍ وَصُفْرٍ، وَنُحَاسٍ وَرَصَاص نَصَّ عَلَيْهِ فِي رِوَايَةِ الْجَمَاعَةِ وَنَقَلَ مُهَنَّا: أَكْرَهُ خَاتَمَ الْحَدِيدِ لِأَنَّهُ حِلْيَةُ أَهْلِ النَّارِ (وَكَذَا دُمْلُجٌ) مِنْ حَدِيدٍ أَوْ صُفْرٍ أَوْ نُحَاسٍ أَوْ رَصَاصٍ لِأَنَّهُ فِي مَعْنَى الْخَاتَمِ وَجَوَّزَهُ أَبُو الْخَطَّابِ.[11]

مرد وعورت کے لیے لوہا، پیتل، تانبا، اور سیسہ کی انگوٹھی پہننا مکروہ ہے۔(علماء) کی ایک جماعت نے اس پر نص فرمائی ہے اور مھنا نے نقل کیا کہ میں لوہے کی انگوٹھی پہننا مکروہ سمجھتا ہوں کیونکہ یہ جہنمیوں کا زیور ہے اور ایسے ہی لوہا، پیتل، تانبا اور سیسہ کے بازوبند، پازیب وغیرہ پہننا بھی مکروہ ہے کیونکہ یہ بھی انگوٹھی کے معنی میں ہے اور ابوالخطاب نے اسے جائز قرار دیا ہے۔

مرد وعورت کے لیے پیتل کازیور پہننے کے جواز پر بعض فقہاء کے دلائل:۔

مرد وعورت کے لیے پیتل کازیور پہننے کے بارے میں فقہائے اسلام میں سے بعض شوافع کا موقف یہ ہے کہ مرد وعورت کے لیے پیتل کازیور پہننا جائز ہے کیونکہ بعض احادیث سے اس کازیور پہننے کی اجازت کی طرف اشارہ ملتا ہے اور جس چیز کی اجازت نبی کریم ﷺ عطا فرمادیں اس چیز کا پہننا جائز ہوتا ہے۔ فقہائے اسلام میں سے بعض شوافع کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔

امام النووی لکھتے ہیں:

قال صاحب التتمة لا يكره الخاتم من حديد أو رصاص للحديث في الصحيحين أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال للذي خطب الواهبة نفسها اطلب ولو خاتما من حديد قال ولو كان فيه كراهة لم يأذن فيه به وفي سنن أبي داود بإسناد جيد عن معيقيب الصحابي رضي الله عنه وكان على خاتم النبي صلى الله عليه وسلم قال كان خاتم النبي ﷺ من حديد ملوي عليه فضة" فالمختار أنه لا يكره لهذين الحديثين۔[12]

صاحب التتمہ نے کہا لوہے اور سیسے کی انگوٹھی پہننا جائز ہے کیونکہ بخاری ومسلم میں حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے اس شخص کو فرمایا تھا جس نے نکاح کا پیغام ایک ایسی عورت کو دیا تھا جس نے اپنی ذات حضور ﷺ کے سپرد کر دی تھی کہ (حق مہر کا) انتظام کر اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو اور اگر اس (لوہے کی انگوٹھی) کے پہننے میں کراہت ہوتی تو نبی کریم ﷺ اس کی اجازت نہ دیتے اور سنن ابی داوٴد میں باسناد جید حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ لوہے کی ایک انگوٹھی پہنا کرتے تھے جس پر چاندی کا پانی چڑھا ہوا تھا پس مختار مذہب یہ ہے کہ ان دو حدیثوں کی وجہ سے لوہے کی انگوٹھی پہننا (مرد وعورت) کے لیے مکروہ نہیں ہے۔

---

[11]۔ البھوتی (م1051ھ) منصور بن یونس بن صلاح الدین، کشاف القناع عن متن الاقناع، دار الکتب العلمیة/2:237۔

[12]۔ النووي (م676ھ) أبو زكريا محيي الدين يحيى بن شرف، المجموع شرح المهذب، دار الفكر/4:465۔

صاحب التتمہ کی اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ جب لوہے کی انگوٹھی پہننا جائز ہے تو دیگر دھاتوں کا پہننا بھی مرد و عورت کے لیے جائز ہوا۔

مرد و عورت کے پیتل کا زیور پہننے کے مجوزین ومانعین کے دلائل کا تقابلی جائزہ:۔

تمام ائمہ احناف، مالکیہ، حنابلہ اور جمہور شوافع نے مرد و عورت کے لیے پیتل کا ہر قسم کا زیور پہننے کے عدم جواز پر سنن ابی داؤد کی مندرجہ ذیل حدیث "**وعليه خاتم من شبه، فقال له: ما لي أجد منك ريح الأصنام فطرحه**" کو دلیل بناتے ہوئے کہا کہ مرد و عورت کے لیے پیتل کا ہر قسم کا زیور پہننا مطلقاً ناجائز و حرام ہے جبکہ بعض شوافع نے بخاری شریف اور ابو داؤد شریف کی مندرجہ ذیل احادیث "**أعطها ولو خاتما من حديد**" اور "**كان خاتم النبي صلى الله عليه وسلم من حديد ملوى عليه فضة**" کو دلیل بناتے ہوئے کہا کہ مرد و عورت کے لیے پیتل کی انگوٹھی پہننا جائز ہے۔

مرد و عورت کے پیتل کا زیور پہننے کے مجوزین ومانعین، دونوں اطراف کے حضرات علمائے کرام نے حدیث رسول ﷺ کو دلیل بنایا ہے جن کے ہاں سنن ابی داؤد والی حدیث راجح تھی انہوں نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ مرد و عورت کے لیے پیتل کی انگوٹھی اور دیگر ہر قسم کا زیور پہننا ناجائز و حرام ہے اور جن کے ہاں بخاری شریف کی حدیث راجح تھی انہوں نے اس سے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ مرد و عورت کے لیے پیتل کی انگوٹھی پہننا جائز ہے۔

جمہور فقہائے کرام کے اس نقطہ نظر کی تائید بعض دیگر آحادیث و آثار سے بھی ہوتی ہے، امام الطبرانی نے سند حسن کے ساتھ حضرت عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے کہ "**أن النبي ﷺ نهى عن خاتم الذهب، وخاتم الحديد**" یعنی نبی کریم ﷺ نے سونے اور لوہے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے، اور اثرم نے لوہے کی انگوٹھی پہننے کے بارے میں حضرت امام احمد بن حنبل سے سوال کیا تو انھوں نے عمرو بن شعیب والی حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "**هذه حلية أهل النار**" یعنی یہ جہنمیوں کا زیور ہے۔ اسی طرح حضرت عبد اللہ ابن مسعود نے کہا "**لبسة أهل النار**" یعنی یہ جہنمیوں کا لباس ہے، اور حضرت عبد اللہ بن عمر نے فرمایا "**ما طهرت كف فيها خاتم حديد**" یعنی میں اس ہاتھ کو پاک نہیں سمجھتا جس میں لوہے کی انگوٹھی ہو اور امام ابن حجر عسقلانی نے بخاری شریف کی مذکورہ حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا "**لأنه لا يلزم من جواز الاتخاذ جواز اللبس فيحتمل أنه أراد وجوده لتنتفع**

المرأة بقيمته"یعنی اس حدیث سے لوہے کی انگوٹھی پہننے کا جواز لازم نہیں آتا کیونکہ اس حدیث میں احتمال ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے عورت کو نفع پہنچانے کا ارادہ فرمایا ہو۔[13]

محمد بن صالح بن محمد، الحنبلی نے سنن ابی داؤد کی مذکورہ حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا "**وكره تختمهما بحديدو صفر ونحاس ورصاص**[14]"یعنی لوہے، پیتل، تانبے اور سیسے کی انگوٹھی پہننا مکروہ ہے۔

مذکورہ بالا عبارات کا خلاصہ یہ ہے کہ جمہور فقہاء کے ہاں پیتل کا زیور پہننا مرد و عورت کے لیے جائز نہیں ہے۔

مذکورہ بالا جمہور فقہاء کے نظریہ کے برعکس بعض شوافع نے مرد وعورت کے لیے پیتل کا زیور پہننے کے جواز پر بخاری شریف کی حدیثوں کو دلیل بناتے ہوئے کہا کہ ایک موقع پر ایک صحابی نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اس عورت کا نکاح مجھ سے کردیں تو آپ ﷺ نے اس شخص کے جواب میں فرمایا کہ تیرے پاس حق مہر کی ادائیگی کے لیے کچھ ہے تو اس نے عرض کیا میرے پاس چادر کے سوا کچھ نہیں ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا"**اعطها ولو كان من حديد**"یعنی حق مہر ادا کر، اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو۔ مذکورہ حدیث سے استدلال کرتے ہوئے بعض شوافع نے کہا کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مرد وعورت کے لیے لوہے کی انگوٹھی پہننا جائز ہے۔ تو جب لوہے کی انگوٹھی پہننے کا جواز ثابت ہو گیا تو اسی سے پیتل کا جواز بھی ثات ہو گیا۔ اسی طرح مندرجہ ذیل دوسری حدیث "**كان خاتم النبي** ﷺ **من حديد ملوى عليه فضة**"(یعنی نبی کریم ﷺ لوہے کی ایک انگوٹھی پہنتے تھے جس پر چاندی کا پانی چڑھا ہوا تھا)، سے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ اس حدیث سے بھی مرد وعورت کے لیے پیتل کا زیور پہننے کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

حاصل بحث:۔

سطور بالا میں پیتل کے بطور زیور استعمال پر کی جانے والی تحقیق کا ماحاصل مندرجہ ذیل ہے۔

1۔ پیتل زرد رنگ کی ایک مرکب دھات جو تانبا اور جست کو ملا کر بنائی جاتی ہے جسے انگریزی میں "Brass"، عربی میں "الصفر" اور اردو میں "پیتل" کہا جاتا ہے۔

2۔ پیتل انسانی زندگی کے لیے ایک نفع بخش مرکب ہے جو زمانہ قدیم سے آج تک انسان کے زیر استعمال چلا آرہا ہے جس سے ہمارے استعمال کی متعدد اشیاء بنائی جاتی ہیں۔

13۔ العسقلاني، أحمد بن علي بن حجر أبو الفضل، فتح الباری شرح صحیح بخاری، بیروت، دار المعرفه/10:323۔

14۔ الشرح الممتع علی زاد المستقنع/6:123۔

3۔ پیتل کا زیور پہننے کے بارے میں ائمہ اربعہ یعنی احناف، مالکیہ، شوافع اور حنابلہ کا مسلک یہ ہے کہ مرد و عورت کے لیے پیتل کا زیور پہننا مطلقاناجائز و حرام ہے۔

4۔ بعض شوافع مثلا امام النووی وغیرہم نے مرد و عورت کے لیے لوہے کی انگوٹھی پہننے کو جائز قرار دیا ہے جس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جب بعض شوافع مثلا امام النووی وغیرہم کے ہاں مرد و عورت کے لیے لوہے کی انگوٹھی پہنناجائز ہے تو اسی سے یہ استدلال بھی کیا جاسکتا ہے کہ ان کے ہاں مرد کے لیے صرف پیتل کی انگوٹھی اور عورت کے لیے پیتل کی انگوٹھی اور دیگر زیور پہننا بھی جائز ہے۔

مصادر و مراجع

1۔ القزويني (م273ھ) محمدبن يزيد، ابن ماجة، أبوعبدالله، سنن ابن ماجه، دار إحياء الكتب العربية۔

2۔ ابن سعد (م230ھ) محمدبن سعدبن منيع، ابوعبدالله، الهاشمى، الطبقات الكبرى، بيروت، دار الكتب العلميه۔

3۔ الطبرانى (م360ھ)، سليمان بن أحمدبن أيوب بن مطير، المعجم الكبير، القاهره، مكتبة ابن تيميه۔

4۔ أبوعيسى (م279ھ) محمدبن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، الجامع الكبير المعروف سنن الترمذى، بيروت، دار الغرب الإسلامي۔

5۔ النسائى (م303ھ) احمدبن شعيب بن علي، ابوعبدالرحمن، الخراسانى، السنن الكبرى، بيروت، الدار الكتب العلميه۔

6۔ الحدادي (م800ھ) أبوبكر بن علي بن محمد، العبادي، الزَّبِيدِيّ، اليمني الحنفي، الجوهرة النيرة، المطبعة الخيرية۔

7۔ ابن عابدين (م1252ھ) محمدأمين بن عمر بن عبدالعزيز، الدمشقى، ردالمحتار، بيروت، دار الفكر۔

8۔ الرامينى (م763ھ) محمدبن مفلح بن محمدبن مفرج، أبوعبدالله، الفروع ومعه تصحيح الفروع، مؤسسة الرسالة۔

9۔ البهوتى (م1051ھ) منصور بن يونس بن صلاح الدين، دقائق اولي النهى لشرح المنتهى، عالم الكتب۔

10۔ البهوتى (م1051ھ) منصور بن يونس بن صلاح الدين، كشاف القناع عن متن الاقناع، دار الكتب العلمية۔

11۔ النووي (م676ھ) أبوزكريا محيي الدين يحيى بن شرف، المجموع شرح المهذب، دار الفكر۔

12۔ العسقلاني، أحمدبن علي بن حجر أبوالفضل، فتح البارى شرح صحيح بخارى، بيروت، دار المعرفه۔

13۔ الشرح الممتع على زاد المستقنع، المكتبة الشاملة۔